

نماز کے علاوہ ناپاک کپڑا پہننے کا حکم



دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta Ahle Sunnat

ریفرنس نمبر: Nor.12081

تاریخ: 04-04-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ گھر میں کام کاج کے طور پر ناپاک کپڑا پہن سکتے ہیں جبکہ نجاست خشک ہو چکی ہو؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

بہتر ہے کہ ناپاک کپڑا نہ پہنا جائے، کیونکہ پسینہ آنے یا گیلے ہونے سے بدن کے نجس ہونے کا امکان رہتا ہے، البتہ مطلقاً ناپاک کپڑا پہننا گناہ نہیں ہے، جبکہ اس پر لگی نجاست خشک ہو۔ ہاں اگر نجاست ایسی تازہ ہے کہ کپڑا پہننے سے نجاست چھوٹ کر بدن کو لگے گی تو اس صورت میں پاک کپڑا ہوتے ہوئے ناپاک کپڑا پہننا جائز نہیں ہوگا کہ یہ بلا وجہ بدن کو ناپاک کرنا ہے۔

نماز کے علاوہ عام حالات میں ناپاک کپڑا پہننے سے متعلق بحر الرائق اور ردّ مختار میں ہے: واللفظ للدرّ ”ولہ لبس ثوب نجس فی غیر صلوة“ یعنی نماز کے علاوہ میں آدمی ناپاک کپڑا پہن سکتا ہے۔

اس کے تحت فتاویٰ شامی میں ہے: ”ولم یتعرض لحکم تلویثہ بالنجاسة والظاہر

انہ مکروہ لانہ اشتغال بما لا یفید“ یعنی یہاں شارح نے تلویثِ نجاست کا حکم بیان نہیں کیا اور

ظاہر یہ ہے کہ (تلویثِ نجاست نہ ہونے کی صورت میں ناپاک کپڑا پہننا) مکروہ ہو کہ یہ ایک فضول کام میں پڑتا ہے۔ (الدر المختار و رد المحتار، ج 2، ص 93، مطبوعہ کوئٹہ)

پاک چیز کو ناپاک کرنے سے متعلق حاشیہ طحاوی میں ہے: ”وتنجیس الطاهر بغير ضرورة لا يجوز“ یعنی بغیر کسی وجہ کے پاک چیز کو ناپاک کرنا، جائز نہیں ہے۔

(حاشیہ الطحاوی علی مراقی الفلاح، ج 1، ص 79، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ، کراچی)
صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”غیر نماز میں نجس کپڑا پہننا تو حرج نہیں اگرچہ پاک کپڑا موجود ہو اور جو دوسرا نہیں تو اسی کو پہننا واجب ہے۔ یہ اس وقت ہے کہ اس کی نجاست خشک ہو، چھوٹ کر بدن کو نہ لگے ورنہ پاک کپڑا ہوتے ہوئے ایسا کپڑا پہننا مطلقاً منع ہے کہ بلا وجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔“

(بہار شریعت، ج 1، حصہ 3، ص 480، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ



مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

02 رمضان المبارک 1443ھ / 04 اپریل 2022ء